

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جرمنی

ماہنامہ

جرمنی کا ترجمان

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ

نگران: مبارک احمد تنویر، انچارج شعبہ تصنیف مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 19 شماره نمبر 02 ماہ تبلیغ 1393 ہجری شمسی بمطابق فروری 2014ء

قرآن کریم

وَ الْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۗ وَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(الجمعة: ۴)

اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی ان سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث مبارکہ

يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيَوْلَدُ لَهُ

ترجمہ:

”عیسیٰ ابن مریم جب زمین پر نازل ہونگے تو شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی“

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب الرقاق باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

پیشگوئی مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔۔۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پائیں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا وہ صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔ دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلہند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور تو میں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کان امرًا مقضیاً“

(روحانی خزائن جلد 5 صفحہ ۶۴۷)

حدیث و تشریح

نشہ پیدا کرنے والی چیزوں کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَكَّرَ كَثِيرُهُ
فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

(ابو داؤد)

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

تشریح: یہ لطیف حدیث جہاں شراب اور ہر دوسری نشہ آور چیز کو حرام قرار دیتی ہے وہاں اس حدیث میں یہ حکیمانہ اصول بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب تک ایک بدی کو اس کی جڑ سے نہ کاٹا جائے اور اس کے تمام امکانی رخنوں کو بند نہ کیا جائے اس کا سدباب ممکن نہیں ہوتا اس لئے یہ خیال کرنا کہ چونکہ شراب یا دوسری مسکرات کی تھوڑی مقدار نشہ پیدا نہیں کرتی لہذا ان کے محدود استعمال میں حرج نہیں ایک خطرناک غلطی ہے۔ انسانی فطرت کچھ اس طرح پر واقعہ ہوئی ہے کہ جب اسے کسی چیز کی اجازت دی جائے تو پھر وہ اس قسم کے باریک فرقوں کو ملحوظ نہیں رکھ سکتا کہ مجھے فلاں حد سے آگے نہیں جانا چاہئے۔ خصوصاً نشہ پیدا کرنے والی چیزوں میں یہ خطرہ بہت ہی زیادہ ہوتا ہے کیونکہ اس میدان میں ایک دفعہ قدم رکھنے کے بعد اکثر انسان آگے بڑھنے سے رک نہیں سکتے اور ترقی سے ماشہ اور ماشہ سے تولہ اور تولہ سے چھٹانک اور چھٹانک سے سیر کی طرف قدم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے کمال حکمت سے شراب اور دیگر نشہ آور چیزوں کی تھوڑی مقدار کو بھی حرام قرار دیا ہے تاکہ اس قسم کی خطرناک بدیوں کا جڑ سے استیصال کیا جاسکے دنیا میں لاکھوں انسان محض اس وجہ سے تباہ ہوئے ہیں کہ انہوں نے شروع شروع میں شراب کے چند قطرے پی کر جسم میں وقتی گرمی اور مانع میں عارضی چمک پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر ایسے پھسلے کہ دن رات مدہوش رہنے لگے ایسی ایفون اور ماریفون اور بھنگ اور چرس وغیرہ کے استعمال کا ہے کہ ان چیزوں کا تھوڑا تھوڑا استعمال بالآخر زیادہ استعمال کی طرف دھکیلتا ہے۔ اور سائل سمندر کے پایاب پانی میں کھیلنے والا انسان آخر کار غرقاب پانی میں پہنچ کر دم توڑ دیتا ہے اسی لئے قرآن شریف نے شراب اور جوئے کے بعض فوائد کو تسلیم کرنے کے باوجود حکم دیا ہے کہ ائْتُمُّهُمَا اكْثَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا یعنی بے شک شراب اور جوئے میں بعض فوائد بھی ہیں۔ لیکن ان کی مضرتوں کا پہلو ان کے فوائد کے پہلو سے بہت بھاری ہے، پس سچے مومنوں کو بہر حال ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔

اگر اس جگہ یہ سوال کیا جائے کہ چونکہ استثنائی طور پر بعض ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو اپنے آپ کو شراب کے قلیل استعمال پر روک سکتے ہیں اور ان کے متعلق اعتدال کی حد سے تجاوز کرنے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ تو کیا ایسے لوگوں کے لئے شراب کا محدود استعمال جائز سمجھا جائے گا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ بلکہ پھر بھی شراب کا استعمال کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہوگا کیونکہ اول تو اس قسم کے قوانین میں اکثریت اور عمومیت کے پہلو کو مد نظر رکھا جاتا ہے یعنی جب ایک چیز ملک و قوم کے کثیر حصہ کے لئے یقینی طور پر نقصان دہ ہو تو قانونی عمومیت کے پیش نظر یہ چیز قلیل حصہ کے لئے بھی حرام کر دی جاتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اس قسم کے قوانین قائم نہیں رہ سکتے دوسرے اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ گو آج ایک شخص ضبط نفس سے کام لے سکتا ہے مگر کل کو وہ پھسل کر اپنے ضبط کا کھونٹا بیٹھے گا۔ تیسرے اس حدیث میں شراب کی ساری مضرتیں بیان نہیں کی گئیں بلکہ صرف مثال کے طور پر نشہ یعنی مدہوشی والی مضرت کا ذکر کیا گیا ہے ورنہ شراب کے بعض نقصانات اس کے علاوہ بھی ہیں۔ پس اگر بالغرض کسی خاص شخص کے متعلق شراب میں مدہوشی والی مضرتات موجود نہ ہوتی پھر بھی وہ دوسری مضرتوں کی وجہ سے حرام سمجھی جائے گی اور اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اسے ہر صورت میں حرام قرار دیا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اس حدیث میں ہمارے آقا ﷺ نے ہمیں تین اہم باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے (اول) یہ کہ ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز مسلمانوں پر حرام ہے خواہ وہ شراب ہو یا بھنگ، چرس یا افیم ہو یا کوئی اور چیز ہو (دوم) یہ کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار کا استعمال بھی جائز نہیں ہوگا۔ اس لئے کوئی شخص یہ بہانہ نہ رکھے کہ شراب یا افیم یا بھنگ وغیرہ استعمال نہیں کر سکتا کہ میں تو صرف ایسی مقدار میں استعمال کرتا ہوں جو نشہ پیدا نہیں کرتی (سوم) یہ کہ اس قسم کی بدیوں کے سدباب کا صحیح طریق یہ ہے کہ انہیں جڑ سے کاٹا جائے اور ان تمام امکانی رخنوں کو بند کیا جائے جہاں سے بدی داخل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اگر بدی کے داخل ہونے کا رستہ کھلا ہوگا تو لازماً بدی کے داخل ہونے کا امکان بھی قائم رہے گا۔

(چالیس جواہر پارے صفحہ 79 تا 81)

مشعلِ راہ

”ہر مسلمان ملک کا رہنے والا احمدی یہ کوشش بھی کرے کہ ہم نے اسلامستان قائم کرنا ہے۔ وہ اسلامستان بنانا ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمتہ للعالمین تھے، وہ بنانا چاہتے تھے“

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیشگوئی مصلح موعود اور اس موعود بیٹے نے جو کام کئے اس کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

”پس آج ہمیں پیشگوئی مصلح موعود جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی دلیل کے طور پر دکھائی دیتی ہے وہاں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جس خوبیوں کے مالک بیٹے کی اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی تھی اور جس تڑپ اور عزم کے ساتھ اس بیٹے نے جماعت کو آگے بڑھنے کے راستے دکھائے، ایک خوبصورت نظام عطا فرمایا۔ جماعت کی تربیت کے نظام کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچانے کے لئے ایک ایسا نظام مستحکم کر دیا جس کے نتائج ہر روز نئی شان سے پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں اس نظام کو مزید مستحکم کرنے کے لئے ہر احمدی اپنا کردار ادا کرنے والا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے عرب ممالک میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ ایشیا کے دوسرے ممالک میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ افریقہ میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ یورپ میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ امریکہ میں بھی یہ نظام قائم ہے۔ آسٹریلیا میں بھی یہ نظام قائم ہے اور جزائر میں بھی یہ نظام قائم ہے۔“

پس جہاں جہاں بھی احمدی ایک جماعت قائم کر کے اس نظام کا حصہ بنے ہیں وہاں وہ اس بات کی طرف بھی خاص توجہ دیں کہ صرف اپنی ذات کی اصلاح تک ہم نے محدود نہیں رہنا، اپنی اگلی نسلوں کو بھی سنبھالنا ہے، ان کے دل میں بھی یہ چیز راسخ کرنی ہے کہ تم نے اس نظام کا حصہ بننے ہوئے اپنے عظیم مقصد کو جو آنحضرت ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہراتے ہوئے توحید کا قیام ہے، اسے کبھی نہیں بھولنا اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک اس مقصد کو حاصل نہ کر لو۔ اپنی اگلی نسلوں میں یہ روح پھونکی ہے کہ اس عظیم مقصد کو کبھی مرنے نہیں دینا۔ پس جیسا کہ میں نے کہا آج دنیا کے ہر کونے میں جماعت احمدیہ کا قیام ہے اور قادیان سے اٹھنے والی آواز دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے اور اس کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانے میں باوجود نامساعد حالات کے بہت بڑا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ تو جب مصلح موعود کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر چلے کرتے ہیں تو اپنے عزم اور اپنے پروگراموں میں ایک ایسی روح پیدا کریں جو آپ کے جذبوں کی نئے سرے سے تجدید کرنے والی ہو اور ان خواہشات کو بھی سامنے رکھیں جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائی ہیں۔ اور جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ ہر مسلمان ملک کا رہنے والا احمدی یہ کوشش بھی کرے کہ ہم نے اسلامستان قائم کرنا ہے۔ وہ اسلامستان بنانا ہے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو رحمتہ للعالمین تھے وہ بنانا چاہتے تھے۔ وہ اسلامستان بنانا ہے جو اپنوں اور غیروں کے حقوق ادا کرتے ہوئے انسانیت کی قدیریں قائم کرنے والا ہوتا دنیا کو یہ پتہ چلے کہ آنحضرت ﷺ محسن انسانیت تھے اور یہی ایک بہت بڑا کام ہے جو ہم نے دنیا کو بتانا ہے، جو اس دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے۔ ہر اسلامی ملک کو ہم نے یہ باور کرانا ہے کہ ہمارا مقصد ہے۔ یہ باتیں تھیں جن کو لے کر آنحضرت ﷺ آئے تھے اور یہ وہ مشن ہے جس کی تکمیل کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور یہ کام ہے جو آج جماعت احمدیہ نے کرنا ہے اور ہم نے ہر مسلمان کو، ہر اسلامی ملک کو یہ باور کرانا ہے کہ ہمارے مقاصد ہیں۔ اگر ہماری مخالفت میں یہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے تو تڑپ تڑپ کر ان کے لئے دعا کرتی ہے۔ دعا ہے تو ہمیں کوئی نہیں روک سکتا کہ یہ اس بات کو سمجھنے والے بن جائیں۔ پاکستان ہو یا سعودی عرب ہو یا مصر ہو یا شام ہو یا ایران ہو یا انڈونیشیا ہو یا ملائیشیا ہو یا سوڈان ہو یا کوئی بھی اسلامی ملک ہو، ان لوگوں کو یہ بتانا ہوگا کہ علیحدہ علیحدہ رہ کر تمہاری کوئی ساکھ نہیں بن سکتی۔ تمہاری ساکھ اسی وقت بن سکتی ہے اور تمہاری بقا اسی میں ہے، ان ممالک کا رعب تجھی ہے جب وہ ایک ہو کر اسلام کی عظمت کے بارے میں سوچیں گے۔ جب وہ اپنے ملکوں کے اندر بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی فرقوں سے بالا ہو کر سوچیں گے۔ یہ پیغام ہے جو ہم نے ان ملکوں کو بھی دینا ہے۔ آج ہمیں مصر کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے اور شام کیلئے بھی کوشش کرنی چاہئے، لیبیا کیلئے بھی، یہ پیغام ان کے ارباب حل و عقد کو پہنچانا چاہئے۔۔۔

پس یہ عظیم مقصد حاصل کرنے کے لئے موقع کے لحاظ سے، سمجھا کر بھی اور دعاؤں سے بھی ہم نے یعنی ہر ملک میں رہنے والے احمدی نے اپنا کردار ادا کرتے چلے جانا ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 9 مارچ 2012 تا 15 مارچ 2012 - صفحہ 8)

مصدق پیشگوئی مصلح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ 1944 میں فرمایا۔ آپ نے ایک روایا دیکھی جس کے بعد آپ نے خطبہ جمعہ میں اس روایا کو بیان فرمایا اور فرمایا جس موعود بیٹے کی خوشخبری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی تھی وہ آپ ہی ہیں آپ کی روایا درج ذیل ہے۔

آپ بیان فرماتے ہیں:-

”میری عادت نہیں ہے کہ میں روایا و کشف بیان کروں لیکن چونکہ اس روایا کا تعلق بعض اہم امور سے ہے۔ نہ صرف ایسے امور سے جو کہ میری ذات سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ایسے امور سے بھی جو بعض سابق انبیاء کی ذات اور ان کی پیشگوئیوں سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ آئندہ رونما ہونے والے دنیا کے اہم حالات سے بھی تعلق رکھتے ہیں اس لئے میں مجبور ہوں کہ اس روایا کا اعلان کروں اور میں نے اس کے اعلان سے پہلے خدا تعالیٰ سے اس بارہ میں دعا بھی کی ہے اور استخارہ بھی کیا ہے تاکہ اس معاملہ میں مجھ سے کوئی بات خدا تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے خلاف نہ ہو۔

وہ روایا یہ تھا کہ میں نے دیکھا میں ایک مقام پر ہوں جہاں جنگ ہو رہی ہے وہاں کچھ عمارتیں ہیں نامعلوم وہ گڑھیاں ہیں یا ٹرنجر ہیں۔ بہر حال وہ جنگ کے ساتھ تعلق رکھنے والی عمارتیں ہیں وہاں کچھ لوگ ہیں جن کے متعلق میں نہیں جانتا کہ آیا وہ ہماری جماعت کے لوگ ہیں یا یونہی مجھے ان سے تعلق ہے میں ان کے پاس ہوں۔ اتنے میں مجھے معلوم ہوتا ہے جیسے جرمن فوج نے جو اس فوج سے کہ جس کے پاس میں ہوں برسر پیکار ہے یہ معلوم کر لیا ہے کہ میں وہاں ہوں اور اس نے اس مقام پر حملہ کر دیا ہے۔ اور وہ حملہ اتنا شدید ہے کہ اس جگہ کی فوج نے پسپا ہونا شروع کر دیا یہ کہ وہ انگریزی فوج تھی یا امریکن فوج یا کوئی اور فوج تھی اس کا مجھے اس وقت کوئی خیال نہیں آیا۔ بہر حال وہاں جو فوج تھی اس کو جرمنوں سے دہنا پڑا اور اس مقام کو چھوڑ کر وہ پیچھے ہٹ گئی۔ جب وہ فوج پیچھے ہٹی تو جرمن اس عمارت میں داخل ہو گئے جس میں میں تھا۔ تب میں خواب میں کہتا ہوں دشمن کی جگہ پر رہنا درست نہیں اور یہ مناسب نہیں کہ اب اس جگہ ٹھہرا جائے یہاں سے ہمیں بھاگ چلنا چاہیے۔ اس وقت میں روایا میں صرف یہی نہیں کہ تیزی سے چلتا ہوں بلکہ دوڑتا ہوں۔ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں اور وہ بھی میرے ساتھ ہی دوڑتے ہیں اور جب میں نے دوڑنا شروع کیا تو روایا میں مجھے یوں معلوم ہوا جیسے میں انسانی مقدرت سے زیادہ تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہوں اور کوئی ایسی زبردست طاقت مجھے تیزی سے لے جا رہی ہے کہ میلوں میل ایک آن میں طے کرتا جا رہا ہوں اس وقت میرے ساتھیوں کو بھی دوڑنے کی ایسی ہی طاقت دی گئی مگر پھر بھی وہ مجھ سے بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اور میرے پیچھے ہی جرمن فوج کے سپاہی میری گرفتاری کے لئے دوڑتے آرہے ہیں۔ مگر شاید ایک منٹ بھی نہیں گزرا ہوگا کہ مجھے روایا میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ جرمن سپاہی بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر میں چلتا ہی جاتا ہوں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹی چلی جا رہی ہے یہاں تک کہ میں ایک ایسے علاقہ میں جو دامن کوہ کہلانے کا مستحق ہے۔ ہاں! جس وقت جرمن فوج نے حملہ کیا ہے روایا میں مجھے یاد آتا ہے کہ کسی سابق نبی کی کوئی پیشگوئی ہے یا خود میری کوئی پیشگوئی ہے اس میں اس واقعہ کی خبر پہلے سے دی گئی تھی اور تمام نقشہ بھی بتایا گیا تھا کہ جب وہ موعود اس مقام سے دوڑے گا تو اس طرح دوڑے گا اور پھر فلاں جگہ جائے گا۔ چنانچہ روایا میں جہاں میں پہنچا ہوں وہ مقام اس پہلی پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ پیشگوئی میں اس امر کا بھی ذکر ہے کہ ایک خاص رستہ ہے جسے میں اختیار کروں گا اور اس رستہ کے اختیار کرنے کی وجہ سے دنیا میں بہت اہم تغیرات ہوں گے اور دشمن مجھے گرفتار کرنے میں ناکام رہے گا۔ چنانچہ جب میں یہ خیال کرتا ہوں تو اس مقام پر مجھے کئی پگڈنڈیاں نظر آتی ہیں جن میں سے کوئی کسی طرف جاتی ہے کوئی کسی طرف۔ میں ان پگڈنڈیوں کے بالمقابل دوڑتا چلا گیا ہوں تا معلوم کروں کہ پیشگوئی کے مطابق مجھے کس رستہ پر جانا چاہیے اور میں اپنے دل میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مجھے تو یہ معلوم نہیں کہ میں نے کس رستہ سے جانا ہے اور میرا کس رستہ سے جانا خدائی پیشگوئی کے مطابق ہے ایسا نہ ہو میں غلطی سے کوئی ایسا رستہ اختیار کر لوں جس کا پیشگوئی میں ذکر نہیں۔ اس وقت میں اس سڑک کی طرف جا رہا ہوں جو سب کے آخر میں بائیں طرف ہے اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ مجھ سے کچھ فاصلہ پر میرا ایک اور ساتھی ہے اور وہ مجھے دیکھ کر کہتا ہے کہ اس سڑک پر نہیں، دوسری پر جائیں اور میں اس کے کہنے پر اس سڑک کی طرف جو بہت دور ٹھہرے وہاں لوٹتا ہوں وہ جس سڑک کی طرف مجھے آوازیں دے رہا ہے انتہائی دائیں طرف ہے اور جس سڑک کو میں نے اختیار کیا تھا وہ انتہائی بائیں طرف تھی پس چونکہ میں انتہائی بائیں طرف تھا اور جس طرف وہ مجھے بلا رہا تھا وہ انتہائی دائیں طرف تھی اس لئے میں لوٹ کر اس سڑک کی طرف چلا۔ مگر جس وقت میں پیچھے کی طرف واپس ہٹا، ایسا معلوم ہوا کہ میں کسی زبردست طاقت کے قبضہ میں ہوں اور

اس زبردست طاقت نے مجھے پکڑ کر درمیان میں سے گزرنے والی ایک پگڈنڈی پر چلا دیا۔ میرا ساتھی مجھے آوازیں دیتا چلا جاتا ہے کہ اس طرف نہیں اس طرف۔ اس طرف نہیں اس طرف۔ مگر میں اپنے آپ کو بالکل بے بس پاتا ہوں اور درمیانی پگڈنڈی پر بھاگتا چلا جاتا ہوں۔ اس کی شکل روایا کے مطابق اس طرح بنتی ہے۔ (آگے اس کا نقشہ دیا گیا ہے)

جب میں تھوڑی دور چلا تو مجھے وہ نشانات نظر آنے لگے جو پیشگوئی میں بیان کیے گئے تھے۔ اور میں کہتا ہوں میں اسی رستہ پر آ گیا جو خدا تعالیٰ نے پیشگوئی میں فرمایا تھا۔ اس وقت روایا میں میں اس کی کچھ توجیہ بھی کرتا ہوں کہ میں درمیانی پگڈنڈی پر جو چلا ہوں تو اس کا کیا مطلب ہے چنانچہ جس وقت میری آنکھ کھلی معاً مجھے خیال آیا کہ دایاں اور بائیں رستہ جو روایا میں دکھایا گیا ہے اس میں بائیں رستہ سے مراد خالص دنیوی کوششیں اور تدبیریں ہیں اور دائیں رستہ سے مراد خالص دینی طریق، دعا اور عبادتیں وغیرہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ ہماری جماعت کی ترقی درمیانی رستے پر چلنے سے ہوگی۔ یعنی کچھ تدبیریں اور کوششیں ہوں گی اور کچھ دعائیں اور تقدیریں ہوں گی۔ اور پھر یہ بھی میرے ذہن میں آیا کہ دیکھو قرآن شریف نے امت محمدیہ کو اُمَّةً وَسَطًا قرار دیا ہے اس وسطیٰ رستہ پر چلنے کی یہی معنی ہے کہ یہ امت اسلام کا کامل نمونہ ہوگی۔ اور چھوٹی پگڈنڈی کی یہ تعبیر ہے کہ راستہ گودرست راستہ ہے مگر اس میں مشکلات بھی ہوتی ہیں غرض میں اس راستہ پر چلنا شروع ہوا اور مجھے یوں معلوم ہوا کہ دشمن بہت پیچھے رہ گیا ہے اتنی دور کہ نہ اس کے قدموں کی آہٹ سنائی دیتی ہے اور نہ اس کے آنے کا کوئی امکان پایا جاتا ہے مگر ساتھ ہی میرے ساتھیوں کے پیروں کی آہٹیں بھی کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ بھی بہت پیچھے رہ گئے ہیں۔ مگر میں دوڑتا چلا جاتا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹی چلی جا رہی ہے اس وقت میں کہتا ہوں کہ اس واقعہ کے متعلق جو پیشگوئی تھی اس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ اس رستہ کے بعد پانی آئے گا اور اس پانی کو عبور کرنا بہت مشکل ہوگا۔ اس وقت میں رستے پر چلتا تو چلا جاتا ہوں مگر ساتھ ہی کہتا ہوں وہ پانی کہاں ہے؟ جب میں نے یہ کہا وہ پانی کہاں ہے تو یکدم میں نے دیکھا کہ میں ایک بہت بڑی جھیل کے کنارے پر کھڑا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس جھیل کے پار ہو جانا پیشگوئی کے مطابق ضروری ہے میں نے اس وقت دیکھا کہ جھیل پر کچھ چیزیں تیر رہی ہیں، وہ ایسی لمبی ہیں جیسے سانپ ہوتے ہیں اور ایسی باریک اور ہلکی چیزوں سے بنی ہوئی ہیں جیسے پیے وغیرہ کے گھونسلے نہایت باریک تنکوں کے ہوتے ہیں۔ وہ اوپر سے گول ہیں جیسے اژدھا کی پیٹھ ہوتی ہے اور رنگ ایسا ہے جیسے پیے کے گھونسلے سے سفیدی، زردی اور خاکی رنگ ملا ہوا۔ وہ پانی پر تیر رہی ہیں اور ان کے اوپر کچھ لوگ سوار ہیں جو ان کو چلا رہے ہیں خواب میں میں سمجھتا ہوں یہ بت پرست قوم ہے اور یہ چیزیں جن پر یہ لوگ سوار ہیں ان کے بت ہیں اور یہ سال میں ایک دفعہ اپنے بتوں کو نہلاتے ہیں اور اب بھی یہ لوگ اپنے بتوں کو نہلانے کی غرض سے مقررہ گھاٹ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ جب مجھے اور کوئی چیز پار لے جانے کے لئے نظر نہ آئی تو میں نے زور سے چھلانگ لگائی اور ایک بت پر سوار ہو گیا۔ تب میں نے سنا کہ بتوں کے پجاری زور زور سے مشرکانہ عقائد کا اظہار منتروں اور گیتوں کے ذریعے سے کرنے لگے۔ اس پر میں نے دل میں کہا کہ اس وقت خاموش رہنا غیرت کے خلاف ہے اور بڑے زور زور سے میں نے توحید کی دعوت ان لوگوں کو دینی شروع کی اور شرک کی برائیاں بیان کرنے لگا۔ تقریر کرتے ہوئے مجھے یوں معلوم ہوا کہ میری زبان اردو نہیں بلکہ عربی ہے۔ چنانچہ میں عربی میں بول رہا ہوں اور بڑے زور سے تقریر کر رہا ہوں۔ روایا میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ ان لوگوں کی زبان تو عربی نہیں یہ میری باتیں کس طرح سمجھیں گے۔ مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ گوان کی زبان کوئی اور ہے مگر یہ میری باتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں اسی طرح ان کے سامنے عربی میں تقریر کر رہا ہوں اور تقریر کرتے کرتے بڑے زور سے ان کو کہتا ہوں کہ تمہارے یہ بت اس پانی میں غرق کیے جائیں گے اور خدائے واحد کی حکومت دنیا میں قائم کی جائے گی۔ ابھی میں یہ تقریر کر رہی رہا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ اسی کشتی نمابت والا جس پر میں سوار ہوں یا اس کے ساتھ کے بت والا بت پرستی کو چھوڑ کر میری باتوں پر ایمان لے آیا ہے اور موحد ہو گیا ہے اسکے بعد اثر بڑھنا شروع ہوا اور ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور تیسرے کے بعد چوتھا اور چوتھے کے پانچواں شخص میری باتوں پر ایمان لاتا، مشرکانہ باتوں کو ترک کرتا اور مسلمان ہوتا چلا جاتا ہے۔ اتنے میں ہم جھیل پار کر کے دوسری طرف پہنچ گئے۔ جب ہم جھیل کے دوسری طرف پہنچ گئے تو میں ان کو حکم دیتا ہوں کہ ان بتوں کو جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا تھا، پانی

گی۔ تب وہ دشمن، جس سے وہ موعود بھاگے گا اس قوم سے مطالبہ کرے گا کہ اس شخص کو ہمارے حوالے کیا جائے۔ مگر وہ قوم انکار کر دے گی اور کہے گی ہم لڑ کر مر جائیں گے مگر اسے تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ چنانچہ خواب میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جرمن قوم کی طرف سے مطالبہ ہوتا ہے کہ تم ان کو ہمارے حوالے کر دو۔ اس وقت میں خواب میں کہتا ہوں یہ تو بہت تھوڑے ہیں اور دشمن بہت زیادہ ہے مگر وہ قوم باوجود اس کے کہ ابھی ایک حصہ اس کا ایمان نہیں لایا بڑے زور سے اعلان کرتی ہے کہ ہم ہرگز ان کو تمہارے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم لڑ کر فنا ہو جائیں گے مگر تمہارے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔ تب میں کہتا ہوں دیکھو! وہ پیشگوئی بھی پوری ہو گئی۔ اس کے بعد میں پھر ان کو ہدایتیں دے کر اور بار بار توحید قبول کرنے پر زور دے کر اور اسلامی تعلیم کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین کر کے آگے کسی اور مقام کی طرف روانہ ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اس قوم میں سے اور لوگ بھی جلدی جلدی ایمان لانے والے ہیں۔ چنانچہ اسی لئے میں اس شخص سے جسے میں نے اس قوم میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے کہتا ہوں جب میں واپس آؤں گا تو اے عبدالشکور! میں دیکھوں گا کہ تیری قوم شرک چھوڑ چکی ہے؟ موعود ہو چکی ہے؟ اور اسلام کے تمام احکام پر کار بند ہو چکی ہے؟“

اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس میں مذکور پیشگوئیوں کا ذکر اور اس کی تفصیل بیان فرمائی اور پھر فرمایا:-

”پس روایا میں میں نے جو یہ کہا کہ ”میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی تھی“ اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے زمانہ میں یا میری تبلیغ سے یا ان علوم کے ذریعہ سے جو اللہ تعالیٰ نے میری زبان اور قلم سے ظاہر فرمائے ہیں ان قوموں کو جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا مقدر ہے اور جو حضرت مسیح ناصریؑ کی زبان میں کنواریاں قرار دی گئی ہیں ہدایت عطا فرمائے گا اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ میرے ہی ذریعہ سے ایمان لانے والی سمجھی جائیں گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ مثیلہ و خلیفۃ اس خدائی الہام نے وہ بات جو ہمیشہ میرے سامنے پیش کی جاتی تھی اور جس کا جواب دینے سے ہمیشہ میری طبیعت انقباض محسوس کیا کرتی تھی آج میرے لئے بالکل حل کر دی ہے۔ یعنی اس الہام الہی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے متعلق تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی۔“

آپ نے آگے مزید کچھ پیشگوئیاں بیان فرمانے کے بعد فرمایا:-

”میں اب بھی اس یقین پر قائم ہوں کہ اگر ان پیشگوئیوں کے متعلق مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب وقت تک یہ علم نہ دیا جاتا کہ یہ میرے متعلق ہیں بلکہ موت تک مجھے علم نہ دیا جاتا اور واقعات خود بخود ظاہر کر دیتے کہ چونکہ یہ پیشگوئیاں میرے زمانہ میں اور میرے ہاتھ سے پوری ہوئی ہیں اس لئے میں ہی ان کا مصداق ہوں تو اس میں کوئی حرج نہ تھا۔ کسی کشف یا الہام کا تا سیدی طور پر ہونا ایک زائد امر ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت آخر اس امر کو ظاہر کر دیا اور مجھے اپنی طرف سے علم بھی دے دیا کہ مصلح موعود سے تعلق رکھنے والی پیشگوئیاں میرے متعلق ہیں۔ چنانچہ آج میں نے پہلی دفعہ وہ تمام پیشگوئیاں منگو کر اس نیت کے ساتھ دیکھیں کہ میں ان پیشگوئیوں کی حقیقت سمجھوں اور دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں کیا کچھ بیان فرمایا ہے۔ ہماری جماعت کے دوست چونکہ میری طرف ان پیشگوئیوں کو منسوب کیا کرتے تھے اس لئے میں ہمیشہ ان پیشگوئیوں کو غور سے پڑھنے سے بچتا تھا اور ڈرتا تھا کہ کوئی غلط خیال قائم نہ ہو جائے مگر آج پہلی دفعہ میں نے وہ تمام پیشگوئیاں پڑھیں اور اب ان پیشگوئیوں کو پڑھنے کے بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے یہ پیشگوئی میرے ذریعہ سے ہی پوری کی ہے۔“

(خطبات محمود جلد 25۔ خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 28 جنوری 1944)

اسی طرح آپ فرماتے ہیں:

”میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔“

(انوار العلوم جلد 17 صفحہ 155)

میں غرق کر دیا جائے۔ اس پر جو لوگ موعود ہو چکے ہیں وہ بھی اور جو ابھی موعود تو نہیں ہوئے مگر ڈھیلے پڑ گئے ہیں میرے سامنے جاتے ہیں اور میرے حکم کی تعمیل میں اپنے بتوں کو جھیل میں غرق کر دیتے ہیں اور میں خواب میں حیران ہوں کہ یہ تو کسی تیرے والے مادے کے بنے ہوئے تھے یہ اس آسانی سے جھیل کی تہ میں کس طرح چلے گئے۔ صرف پجاری پکڑ کر ان کو پانی میں غوطہ دیتے ہیں اور وہ پانی کی گہرائی میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد میں کھڑا ہو گیا اور پھر انہیں تبلیغ کرنے لگ گیا۔ کچھ لوگ تو ایمان لا چکے تھے مگر باقی قوم جو ساحل پر تھی ابھی ایمان نہیں لائی تھی اس لئے میں نے ان کو تبلیغ کرنی شروع کر دی۔ یہ تبلیغ میں ان کو عربی میں ہی کرتا ہوں۔ جب میں انہیں تبلیغ کر رہا ہوں تاکہ باقی لوگ بھی اسلام لے آئیں تو یکدم میری حالت میں تغیر پیدا ہوتا ہے اور مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب میں نہیں رہا بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہامی طور پر میری زبان پر باتیں جاری کی جا رہی ہیں۔ جیسے خطبہ الہامیہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا۔ غرض میرا کلام اس وقت بند ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میری زبان سے بولنا شروع ہو جاتے ہے۔ بولتے بولتے میں بڑے زور سے ایک شخص کو جو غالباً سب سے پہلے ایمان لایا تھا، غالباً کا لفظ میں نے اس لئے کہا کہ مجھے یقین نہیں کہ وہی شخص پہلے ایمان لایا ہو۔ ہاں غالب گمان یہی ہے کہ وہی شخص پہلا ایمان لانے والا پہلے ایمان لانے والوں میں سے بااثر اور مفید وجود تھا، بہر حال میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہے اور میں نے اس کا اسلامی نام عبدالشکور رکھا ہے میں اس کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے زور سے کہتا ہوں کہ جیسا کہ پیشگوئی میں بیان کیا گیا ہے میں اب آگے جاؤں گا اس لئے اے عبدالشکور! تجھ کو میں اس قوم میں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔ تیرا فرض ہوگا کہ میری واپسی تک اپنی قوم میں توحید کو قائم کرے اور شرک کو مٹا دے اور تیرا فرض ہوگا کہ اپنی قوم کو اسلام کی تعلیم پر عامل بنائے۔ میں واپس آ کر تجھ سے حساب لوں گا اور میں دیکھوں گا کہ تجھے میں نے جن فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مقرر کیا ہے ان کو تو نے کہاں تک ادا کیا ہے۔ اس کے بعد وہی الہامی حالت جاری رہتی ہے اور میں اسلام کی تعلیم کے اہم امور کی طرف اسے توجہ دلاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ تیرا فرض ہوگا کہ ان لوگوں کو سکھائے کہ اللہ ایک ہے اور محمد اس کے بندہ اور اس کے رسول ہیں اور کلمہ پڑھتا ہوں اور اس کے سکھانے کا اسے حکم دیتا ہوں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے کی اور سب لوگوں کو اس ایمان کی طرف بلانے کی تلقین کرتا ہوں۔ جس وقت میں یہ تقریر کر رہا ہوں (جو خود الہامی ہے) یوں معلوم ہوتا ہے کہ محمد ﷺ کے ذکر کے وقت اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ ﷺ کو میری زبان سے بولنے کی توفیق دی ہے اور آپ فرماتے ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور آپ فرماتے ہیں اَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ۔ اس کے بعد میں ان کو اپنی طرف توجہ دلاتا ہوں چنانچہ اس وقت میری زبان پر جو فقرہ جاری ہوا وہ یہ ہے اَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ مَبْنِيَّةٌ وَ خَلِيْفَتُهُ اور میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی اس کا مثیل اور اس کا خلیفہ ہوں تب خواب میں ہی مجھ پر ایک رعشہ کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میری زبان پر کیا جاری ہوا اور اس کا کیا مطلب ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اس وقت معاً میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ اس کے آگے جو الفاظ ہیں کہ مَبْنِيَّةٌ میں اس کا نظیر ہوں وَ خَلِيْفَتُهُ اور اس کا خلیفہ ہوں۔ یہ الفاظ اس سوال کو حل کر دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کہ ”وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔“ اس کے مطابق اور اسے پورا کرنے کے لئے یہ فقرہ میری زبان پر جاری ہوا ہے اور مطلب یہ ہے کہ اس کا مثیل ہونے اور اس کا خلیفہ ہونے کے لحاظ سے ایک رنگ میں میں بھی مسیح موعود ہوں۔ کیونکہ جو کسی کا نظیر ہوگا اور اس کے اخلاق کو اپنے اندر لے لے گا وہ ایک رنگ میں اس کا نام پانے کا مستحق بھی ہوگا۔ پھر میں تقریر کرتے ہوئے کہتا ہوں میں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں اور جب میں کہتا ہوں ”میں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں اس سمندر کے کنارے پر انتظار کر رہی ہیں“ تو میں نے دیکھا کہ کچھ نوجوان عورتیں جو سات یا نو ہیں جن کے لباس صاف ستھرے ہیں، دوڑتی ہوئی میری طرف آتی ہیں، مجھے السلام علیکم کہتی اور ان میں سے بعض برکت حاصل کرنے کے لئے میرے کپڑوں پر ہاتھ پھیرتی جاتی ہیں اور کہتی ہیں ”ہاں ہاں! ہم تصدیق کرتی ہیں کہ ہم انیس سو سال سے آپ کا انتظار کر رہی تھیں“ اس کے بعد میں بڑے زور سے کہتا ہوں کہ میں وہ ہوں جسے علوم اسلام اور علوم عربی اور اس زبان کا فلسفہ ماں کی گود میں اس کی دونوں چھاتیوں سے دودھ کے ساتھ پلائے گئے تھے۔ روایا میں جو ایک سابق پیشگوئی کی طرف مجھے توجہ دلائی گئی تھی اس میں یہ بھی خبر تھی کہ جب وہ موعود بھاگے گا تو ایک ایسے علاقہ میں پہنچے گا جہاں ایک جھیل ہوگی اور جب وہ اس جھیل کو پار کر کے دوسری طرف جائے گا تو وہاں ایک قوم ہوگی جس کو وہ تبلیغ کرے گا اور وہ اس کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مسلمان ہو جائے